کشش خان

افسانہ

جاناں تیری الفت کی قسم

''آ...... ہائے اللہ بچاؤ...... اف اللہ......'' کہتی دوڑتی جارہی تھی ساتھ ساتھ اس کی صدائیں بلند ہوتی جارہی تھیں۔

''ممی! اف خدا! کوئی ہے، بچاؤ مجھے اس سے''۔

''ریلیکس''۔ بھاگتے بھاگتے کب وہ کسی کے آہنی حصار میں مقید ہوئی اسے پتہ نہیں لگا۔

''ٹمی...... لیٹس گو''۔ اس شخص کی مضبوط آواز سن کر وہ ٹمی صاحب دم ہلاتے ہوئے کھلے ہوئے گیٹ میں چلے گئے لیکن جاتے جاتے اسے گھور کر دیکھا تھا اُس نے دوبارہ ایک چیخ مار کر اس کے سینے میں سر دے لیا مقابل کے چہرے پر اک دل آویز مسکان پھیل گئی۔

''آہ...... ہم......'' اس کے زور سے کھنکھارنے پر وہ ایکدم ہوش میں آئی' ذرا سی آنکھیں کھول کر دیکھا روڈ کے بیچوں بیچ وہ اس شخص کے گلے کا ہار بنی کھڑی تھی' اور کچھ آگے بچوں کا ایک ٹولہ قل قل کر رہا تھا' وہ ایک جھٹکے سے دور ہٹی' کچھ دھوپ کی تمازت کچھ شرمندگی کے مارے اس کا چہرہ لال بھبھوکا ہو رہا تھا' پھر بھی آہستہ سے نگاہیں اٹھا کر مقابل کو دیکھا سامنے اس کی آنکھوں میں ایک شوق کا جہاں آباد تھا' وہ ہیزل گرین آنکھوں میں کئی رنگ لیے اسے تک رہا تھا' وہ سرعت سے آنکھوں پر پلکوں کی باڑھ گرا گئی۔

''اف خدا......'' دھڑکن کی تیز تیز آوازیں یوں لگ رہا تھا مقابل نے بھی سنی ہیں' وہ شرمندگی کے حصار میں جانے کب تک کھڑی رہتی۔

''مس نیہا......'' اپنے نام کی پکار پر چونک کر سر اٹھایا۔ اس کے نوٹس اور بیگ ہاتھ میں لئے کھڑا تھا۔

''آپ کو میرا نام کیسے پتہ چلا......؟'' شدید حیرانگی میں اس کی ساحر آنکھیں مزید کھل گئیں تو مقابل کی نگاہوں سے چھلکتی ستائش پلکیں جھکانے پر مجبور کر گئی۔

''آپ کے بیگ سے آپ کا آئی ڈی کارڈ گرا تھا یہ لیں......'' اس شخص کی آواز بھی اس کی پرسنیلٹی کی طرح تھی سحر انگیز۔

''شکریہ''۔ اس نے تیزی سے چیزیں لیں اور بغیر اِدھر اُدھر دیکھے سیدھے چل دی۔

موڑ پر مڑنے سے پہلے بے اختیار اس کی نظر پیچھے پڑی' وہ ہنوز سینے پر ہاتھ لپیٹے اسے دیکھ رہا تھا اُس کے دیکھنے پر بڑی جاندار مسکراہٹ لبوں پر سجی تھی' وہ ہڑبڑا کر بھاگنے کے انداز میں مڑ گئی' پورا راستہ الٹی سیدھی سوچوں میں طے ہوا' بڑی مشکل سے گھر پہنچی۔

''اف......'' آتے ہی صوفے پر گر گئی۔

''شکیلہ! پانی، جوس لاؤ جلدی......'' دوپٹہ ایک طرف پھینکا بیگ ایک طرف۔

''کیا ہوا...... کیوں شور مچا رہی ہو' خود بھی تو لے سکتی ہو شکیلہ کھانا پکا رہی ہے''۔ ممی اس کی چیخ و پکار پر باہر آ گئیں۔

''ممی! آپ کو نہیں پتہ میں کتنی مشکل سے گھر

پہنچی ہوں' وین والا آیا نہیں' بس میں مجھے بیٹھنا نہیں آتا' رکشہ ٹیکسی میں اکیلے بیٹھنے سے کتنا ڈر لگتا ہے' پھر پیدل آنا پڑا گلشن اقبال سے سمن آباد کوئی آسان بات ہے...... " وہ انتہائی افسردہ انداز میں روداد سنانے لگی۔

"اس پر کتا بھی پیچھے لگ گیا"۔ اس کے انداز پر ممی کو ہنسی آ گئی۔

"حد ہو گئی نیہا! اتنی بڑی ہو گئی' بی ایس سی کے صرف فائنل ایگزام ہی تو رہ گئے ہیں پھر کالج ختم مگر بچپنا ختم نہیں ہو گا' کتا اور لوگوں کے پیچھے کیوں نہیں لگتا؟ کیونکہ دور سے دیکھتے ہی بھاگنے نہیں لگتے' تم یقیناً اسے دیکھتے ہی بھاگنا شروع ہو گئی ہو گی"۔ وہ اس کی عادات جانتی تھیں اس کا سر اثبات میں ہی ہلا' اتنے میں شکیلہ مینگو جوس کا بھرا جگ...... پانی کی بوتل لے آئی۔

"یہ لیں بی بی جی......" شکیلہ ان کے جہاں کی کل وقتی ملازمہ تھی نیہا کی ہم عمر بھی تھی تقریباً۔

"اور مینگو جوس"۔ نیہا نے لپک کر جوس اٹھایا اس میں تو اس کی جان تھی۔ ممی اس کی جلد بازی پر تاسف سے سر ہلا کر چلی گئیں۔

"پتہ نہیں کب سدھرے گی یہ لڑکی"۔

☆

وہ ٹی وی فل والیوم میں کھولے بیٹھا تھا' مگر اس کی نگاہوں میں کوئی اور منظر بار بار سما رہا تھا' سماعتیں ان بولوں میں ضرور الجھ رہی تھیں مگر نگاہوں میں ایک دل ربا آ کر بار بار تنگ کر رہی تھی وہ مسکرا اٹھا۔

کھٹاک کر کے کسی نے ٹی وی کا پلگ نکال دیا وہ ہڑبڑا کر سیدھا ہوا سامنے ہی خونخوار تیوروں سے اسے گھور رہی تھیں۔

"ہفتے میں ایک دن تمہاری چھٹی ہوتی ہے جس میں بھی کمرے میں پڑے یہ ٹی وی دیکھتے رہنا' ماں کی تنہائی کا خیال ہے"۔ وہ ان کے ناراض لہجے پر ایکدم سیدھا ہو گیا۔

"کیسی باتیں کر رہی ہیں ممی! آپ کا خیال نہیں ہو گا تو کس کا ہو گا ایک ہی تو میری ممی ہیں"۔ اس نے لاڈ سے ان کے گلے میں بانہیں ڈالیں۔

"اسامہ! بیٹا کتنی بار کہوں تم باپ بیٹا آفس چلے جاتے ہو پیچھے میں اکیلی رہ جاتی ہوں میرا دل گھبراتا ہے۔ بیٹا مجھے بہو لا دو تاکہ اپنی زندگی میں اپنے پوتا پوتی آنگن میں چلتے کھیلتے دیکھ لوں' زندگی کا کیا بھروسہ"۔ وہ دھیرے دھیرے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھیں۔

"ایموشنل بلیک میلنگ"۔ وہ مسکرایا۔

"اب آپ اتنا فورس کر رہی ہیں تو آپ کی بات میں بھلا ٹال سکتا ہوں' لے آئیں بہو"۔ وہ اطمینان سے بول کر اٹھ بیٹھا۔

"اسامہ! دیکھ بیٹا مذاق نہ کر سچ بتا کوئی پسند ہے تجھے......؟ ہمیں تمہاری پسند پر کوئی اعتراض نہ ہو گا زندگی تمہیں گزارنی ہے ہمیں نہیں' تمہیں پورا اختیار ہے ہمیں بس گھر بتا دو"۔ وہ اس کے چہرے کو کھوجتے ہوئے بولیں۔

"وہ بات یہ ہے ممی کے......" وہ سر کھجانے لگا۔

"ہاں شاباش بولو......" وہ مسکرانے لگیں۔

"وہ چند دن پہلے ایک لڑکی یہاں سے گزری تھی میں نے اس کا آئی ڈی کارڈ گر گیا تھا وہ اسے دیا تھا اس پر نام ایڈریس پڑھ لیا تھا میں اس کے بارے میں اور کچھ نہیں جانتا کہ کہیں وہ انگیج تو نہیں' کالج یونیفارم میں تھی نیہا نام ہے"۔ وہ تھوڑی جھینپی مسکراہٹ سے بتانے لگا۔

"اوہ...... تو ماشاء اللہ صرف ایک نظر دیکھا ہے میرے چاند نے اور......" وہ ہنس دیں۔

"اب تو ملنا پڑے گا اس لڑکی سے جو ایک نظر میں دیوانہ بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے"۔

☆

"نیہا!" وہ کوچنگ سے لوٹی' شام میں زینہ چڑھنے ہی لگی تھی کہ ممی نے آواز دے کر روک لیا۔

"بیٹا! یہ ٹرالی ڈرائنگ روم میں لے جاؤ اور سرو کرو میں تمہارے ماموں کو بلا کر آ رہی ہوں اور کوئی بونگی حرکت مت کرنا اچھے سے ملنا سب سے"۔ وہ اسے تنبیہ کر کے برابر والے گھر کی طرف چل دیں جہاں ان کے دونوں بھائی رہتے تھے' نیہا نے لاؤنج میں لگے مرر میں ہی اپنا سرسری جائزہ لیا' شولڈر سے تھوڑے نیچے تک کٹے لیئر کٹنگ کے بال کھلے ہی رکھتی تھی وہ کالج جاتے وقت پونی بنا لیتی تھی میرون کلر کی لانگ شرٹ' ٹراؤزر اور میچنگ کا دوپٹہ سلیقے سے کاندھوں پر برابر کیا' منہ ہمیشہ کی طرح میک اپ سے مبرا ہی رہتا تھا۔ ممی کو ان لڑکیوں کے میک اپ پر سخت اعتراض ہوتا تھا' وہ ہاتھ سے بال درست کر کے ڈرائنگ روم میں آ گئی۔

"السلام وعلیکم"۔ اجتماعی زوردار سلام جھاڑا۔

"وعلیکم السلام"۔ وہاں اس کی توقع سے زیادہ پرجوش جواب آیا' بہت ڈیسنٹ سے انکل نے سر پر ہاتھ رکھ کر دعا دی اور آنٹی نے باقاعدہ گلے لگا کر پیار کیا' وہ ٹھٹک سی گئی۔

اس نے تیزی سے چیزیں سرو کرنا شروع کیں' ہر چیز اس کی پسند کی' ان دونوں کو سرو کر کے خود پلیٹ بنا کر آنٹی کے ساتھ بیٹھ گئی اور مزے سے کھانے لگی۔

"اور لیں ناں آپ لوگ"۔ اچانک مہمان نوازی یاد آئی۔

"ہاں بیٹا ضرور...... ویسے پیزا بہت ٹیسٹی ہے آپ نے بنایا ہے......؟" آنٹی نے مسکرا کر پیزا لے کر کہا۔

"میں نے......؟ نہیں آنٹی! میں تو کوچنگ سے آئی ہوں ابھی' ممی نے آتے ہی ٹرالی تھما دی' میں نے تو خود یہیں پر دیکھا ہے کہ اس میں ہے کیا' ویسے ہماری خانساماں شکیلہ بہت اچھے کھانے بناتی ہے یہ اس نے ہی بنایا ہو گا"۔ وہ مزے سے برگر مزید اٹھا کر بولی' آنٹی انکل حیرت سے منہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگے۔

"کونسی کلاس میں پڑھتی ہیں آپ"۔ انکل کو یہ سادہ سی لڑکی بہت اچھی لگی بالکل بناوٹ سے مبرا۔

"بی ایس سی فائنل سمجھیں بس کر ہی لیا ہے پرسوں سے ایگزامز ہیں کیونکہ"۔

"ماشاء اللہ! اور کیا ایکٹیوٹیز ہیں بیٹا"۔ آنٹی انکل نے آنکھوں آنکھوں میں اوکے کر لیا۔

"کچھ خاص نہیں...... دراصل پڑھائی بہت ٹف ہے صبح کالج پھر آ کر آرام' شام کو کوچنگ پھر اسائنمنٹ وغیرہ' کچھ وقت ملے تو کمپیوٹر یوز کر لیتی ہوں"۔ اور ابھی مزید کیا کیا گوہر افشانیاں کرتی کہ ممی' ماموں اور ممانی کے ساتھ آ گئیں' وہ شکر کا کلمہ بجا لاتی چل دی۔

☆

"ممی! جان چھوٹ گئی کالج سے......" نیہا زور سے ممی کے کان پر چیخی۔

"نیہا"۔ انہوں نے تادیبی انداز میں گھورا مگر یہاں کون نگاہوں کی زبان سمجھے۔

"ارے ممی! آج آخری پیپر تھا ناں' سچ اتنا سکون مل رہا ہے جیسے اتنے دنوں سے سر پر منوں ٹنوں بوجھ لادے پھر رہی تھی' اف...... میں تو لمبی تان کے سوؤں گی تین دن...... پھر کمپیوٹر کورس کا بتایا تھا ناں آپ کو وہاں ایڈمیشن لوں گی"۔ وہ مزے سے صوفے پر گر کر اپنی پلاننگ بتانے لگی۔

"نیہا! سیدھی ہو اور میری بات سنو"۔ اب کے وہ سختی سے بولیں تو اسے سیدھا ہونا پڑا۔

"تمہیں یاد ہے کچھ' ارے پیپرز سے پہلے ایک انکل آنٹی آئے تھے"۔ وہ تمہید باندھنے لگیں۔

"ارے ہاں...... وہ جو مزے مزے کی چیزوں کو سمجھ رہی تھیں میں نے بنایا ہے"۔ وہ زور سے ہنسی۔

"ہاں وہی! وہ تمہارے لئے رشتہ لائی تھیں ان کا ایک ہی بیٹا ہے اسامہ' ان کے شوہر حسن علی حسن اینڈ کو انٹرپرائز کے اونر ہیں' مال و دولت' حسب نسب' اخلاق ہر لحاظ سے بہت اچھے لوگ ہیں' تمہارے بڑے ماموں چھوٹے ماموں دونوں نے اچھی طرح تحقیق کر لی ہے' لڑکا بھی دیکھنے میں اچھا ہے۔ میری طرف سے تو ہاں

ہے مگر پھر بھی سوچا ایک بار تم سے پوچھ لوں''۔ وہ غور سے اس کے چہرے کو دیکھ کر بولیں۔

''مگر ممی! آپ کو پتہ ہے مجھے ابھی ان جھمیلوں میں نہیں پڑنا' آپ نے تو کہا تھا جتنا پڑھنا ہوگا پڑھائیں گی' ابھی تو مجھے ایم ایس سی کرنا ہے پھر کمپیوٹر انجینئر بھی''۔ وہ روہانسی ہوگئی۔

''بیٹا! تمہیں جتنا پڑھنا ہوگا تمہارے سسرال والے پڑھائیں گے چاند! زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں' تمہارے پاپا ہوتے تو میں اتنی جلدی یہ سب نہیں کرتی مگر میری آنکھ جانے کب بند ہوجائے' ماموں ممانی جتنے اچھے بھی ہوں مگر ماں جیسے خلوص سے تو نہیں کریں گے ناں''۔ وہ اسے پیار سے خود سے لگا کر بولیں۔

''ممی! ایسے نہ کہیں پلیز...... میں چلی جاؤں گی تو آپ کس کے ساتھ رہیں گی''۔ وہ رونے لگی۔

''ارے بیٹا! اس میں پریشانی کی کیا بات ہے تمہارے ماموں کا گھر ساتھ ہی تو ہے' میں ان کے ساتھ ہی رہنے لگوں گی تم پریشان نہ ہو' بس ہاں کہہ دو گڑیا! اسی میں میری خوشی ہے''۔

''جو آپ کی مرضی''۔ وہ رونے لگی۔

''بس کل ہی انہیں بلا لیتی ہوں تمہارے پیپرز کی وجہ سے روکا ہوا تھا میں نے''۔ وہ خوشی سے اٹھ کر فون ملانے لگیں۔

☆

گاڑی میں موجود شخص کا موڈ بہت خوشگوار تھا' ممی نے جیولر کے یہاں سے سیٹ منگوائے تھے' پسند کرکے اسامہ سے فائنل سیٹ بھیج رہی تھیں پیمنٹ کے ساتھ۔ وہ خوش کن خیالوں میں مارکیٹ والا موڑ مڑا کہ اچانک وہ سراپا خیالوں سے نکل کر سامنے آ گیا' وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا مگر اسی چکر میں بیچ روڈ پر ایک بریک لگا بیٹھا اور روڈ کراس کرتی خاتون اس کی کار سے ٹکرا گئیں۔

''ممی!'' نیہا تیزی سے انہیں سیدھا کرنے لگیں۔

''کیا ہوا......؟ شی از آل رائٹ''۔ وہ نیہا کے پاس آ گیا اس نے دیکھ لیا تھا کہ یہ نیہا کی ممی ہیں۔

''مار کر پوچھ رہے ہیں خیریت ہے......؟'' وہ خونخوار انداز سے اس کی طرف مڑی۔

''واٹ......؟'' وہ اس کے انداز پر ہکا بکا رہ گیا بالکل بھی آشنائی نہ تھی نگاہوں میں۔

''دیکھیں یہ غلطی سے ایکسیڈنٹ ہوا ہے' آپ ہاسپٹل چلیں انہیں لے کر' آئیں میرے ساتھ''۔ وہ اس کے بدتمیزانہ انداز کو فراموش کرکے بولا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ آنٹی کے سر سے بلیڈنگ ہو رہی تھی وہ انہیں اٹھانے کے لئے جھکا مگر نیہا نے تیزی سے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ گاڑی چلانا سیکھیں پھر چلائیں اور آنکھوں میں ایک نمبر کا چشمہ پہلی فرصت میں لگوائیں کیونکہ روڈ پر چلتے انسان آپ کو نظر نہیں آتے' ایسے بے حس لوگوں سے مجھے سخت نفرت ہے اور جب اپنی بے حسی کی نظر کسی کو کر ہی چکے ہیں تو ساتھ میں خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر ہیرو بننے پہنچ گئے' یہ گھٹیا حربے کہیں اور آزمایئے گا...... ٹیکسی......'' وہ شعلے برساتے لہجے میں اسے سلگتی آگ میں دھکیل کر ٹیکسی میں چلی گئی' وہ بری طرح کھول کر رہ گیا' انتہائی ریش انداز میں ڈرائیونگ کرتا وہ گھر پہنچا۔

''ممی! آپ نے میری تصویر پہنچا دی تھی کیا نیہا کے گھر......؟'' وہ انتہائی سنجیدگی سے ان کے روبرو تھا۔

''نہیں بیٹا! آج جانے کا ارادہ ہے تو دوں گی کیوں......؟'' وہ حیرت سے دیکھنے لگیں۔

''آپ میری تصویر مت دیجئے گا وہاں...... اور شادی میں ایک ہفتہ تو رہ گیا ہے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے' ویسے بھی وہاں سے تو تقاضہ نہیں ہوا ناں......'' وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے میں چلا گیا۔

''یہ گھٹیا حربے کہیں اور آزمایئے گا' خوبصورت لڑکیوں کو دیکھ کر ہیرو بننے پہنچ گئے' ایسے بے حس لوگوں سے مجھے سخت نفرت ہے''۔

وہ فل کولنگ میں اے سی چلا کر بیڈ پر گر گیا مگر سینے میں لگی آگ ٹھنڈی نہ ہوئی۔

☆

گلابوں کی بھینی بھینی مہک' خوبصورت انداز میں سجا کمرہ اور پھولوں سے بھری سیج سجا کر بیٹھی تھی ایسے شخص کے لیے جس کو کبھی دیکھا نہ تھا مگر دو بولوں سے جس سے تمام عمر کا ناطہ جڑ گیا تھا' گلابی رنگ کے خوبصورت شرارے میں وہ حسن کا شاہکار لگ رہی تھی' اسے بیٹھے بہت دیر گزر گئی مگر ابھی تک دولہا صاحب کا نزول نہیں ہوا تھا وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر سیدھی ہو بیٹھی' آنکھیں خود بخود بند ہونے لگیں' دھڑ سے دروازہ بند ہونے کی آواز پر اس کی آنکھ کھلی وہ ہڑبڑا کر سیدھی بیٹھی' دل تیز تیز دھڑکنا شروع ہوگیا' اسامہ نے ایک جھٹکے سے شیروانی اتار پھینکی کرتے کے اوپری بٹن کھول کر اس کے سامنے آ بیٹھا' بہت دیر ہوگئی نیہا کو اینچو بنے بیٹھے مگر جب وہ کچھ بولا نہیں تو وہ کسمسائی۔

''تمہیں کس نے کہا ہے کہ تم خوبصورت ہو......؟ کہ تمہیں دیکھ کر کوئی ہیرو بننے کی کوشش کرے''۔ وہ سلگتے لہجے میں بولا' نیہا نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا۔

''آپ......؟'' اس کے آگے زمین و آسمان گھوم گئے۔

''جی میں...... وہی ہیرو بننے کی خواہش کرنے والا بالآخر ہیرو بن گیا کیوں......؟'' وہ طنزیہ مسکرایا۔ اس کی آنکھیں ڈبڈبا سی گئیں۔

''یا اللہ...... کبھی اس شخص کی امانت میں خیانت نہ کی جس کے لئے آپ نے مجھے بنایا پھر میری قسمت میں یہ شخص کیوں......؟ جو لڑکیوں کے سامنے امیج بنانے کا شوقین بے حس ہے''۔ وہ دل ہی دل میں شکوہ کرنے لگی۔

''خیریت......؟ اس دن زبان بہت شعلے برسا رہی تھی آج کوئی گولہ بارود نہیں برسائیں گی......؟'' وہ طنزیہ انداز میں بول کر دھیرے سے اس کا ہاتھ تھاما' اس نے ایک جھٹکے سے ہاتھ کھینچ لیا۔

''میں خاموش اس لئے تھی کہ میں اچانک صدمہ سے سنبھل نہیں پائی تھی' مگر اب خاموش نہیں رہ سکتی' میں قطعاً برداشت نہیں کرسکتی کہ میرا شوہر ایسا شخص ہو جس کا کیریکٹر ہی مشکوک ہو''۔ وہ انتہائی دوٹوک لہجے میں بولی۔

''اوہ یو شٹ اپ ...... میں مزید بکواس نہیں سنوں گا' جیسا بھی ہوں اب تو تمہارا شوہر ہوں کیا کرلو گی تم......؟ ہاں بتاؤ......؟'' انتہائی درشتگی سے اس کا بازو جکڑا۔

''چھوڑیں میرا ہاتھ......'' وہ تیزی سے چیخی۔ مگر اس نے ایک جھٹکا دے کر اسے بیڈ پر گرا دیا اس کے دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر اسے محصور کرلیا۔

''ہمت ہے تو چھڑوا لو خود کو''۔ وہ چیلنجنگ انداز میں بولا۔ وہ زور سے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر دھکا دینے لگی مگر اس چٹان کو ہلا بھی نہ پائی' اسی دھکم پیل میں اس کی نتھ کھل گئی ناک نئی چھدی تھی وہ چیخ پڑی مگر اس نے بے دردی سے نتھ نکال پھینکی اور اس طرح کھینچ کر دوپٹہ اور جیولری بھی اتار پھینکی' وہ اس کے وحشیانہ انداز پر کانپ کر رہ گئی۔ وہ دھیرے دھیرے بیڈ پر پیچھے کھسکنے لگی مگر اس نے ایک جھٹکے میں ہی اسے گرفت میں لے لیا۔

''ابھی تو آغاز ہے جانم! ابھی تو اپنے الزاموں کی پہلی قسط بھی نہیں بھگتی تم نے''۔ سرد لہجہ اس کے حواس کھو گیا۔

☆

وہ ساری رات سسکتی رہی مگر اس کی وحشت بڑھتی ہی گئی رو رو کر جانے کس وقت آنکھ لگی' فجر کی اذانیں ہوتے ہی اسامہ نے درشتگی سے اس کا بازو جھنجھوڑ کر اٹھایا۔

''ہاتھ لو اور میری بیڈ ٹی بنا کر لاؤ''۔ وہ اس کا بازو پکڑ کر اسے کھڑا کرچکا تھا۔ اس کا سر گھوم رہا تھا مگر اس کی درندگی کی انتہا بھگت کر اس کے سامنے زبان چلانے کی ہمت نہ رہی تھی۔ کمرے سے نکل تو پڑی مگر کچن کہاں

ڈھونڈے......؟ اسی شش و پنج میں کھڑی تھی کہ آنٹی کمرے سے نکلیں۔

''نیہا! تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو؟'' انہوں نے حیرت سے گھڑی دیکھی جو پونے چھ بجا رہی تھی۔

''وہ آنٹی! ان کے لئے بیڈ ٹی بنانے جا رہی ہوں''۔ وہ گڑبڑائی۔

''ارے! تمہیں کس نے کہا؟ اسامہ نے کہا ہے......؟'' وہ حیرت سے بولیں۔

''جی آنٹی......'' اس کے نام پر ہی آنکھوں میں آنسو آ گئے' وہ اس کے آنسو دیکھ کر چونک پڑیں۔

''ادھر آؤ بیٹا......'' شادی کا گھر تھا کوئی بھی آ سکتا تھا یہاں' وہ ڈرائنگ روم میں اسے ساتھ لے کر آ گئیں اسے صوفے پر بٹھا کر پانی کا گلاس دیا کیونکہ وہ رونے لگی تھی۔

''کیا بات ہے چندا! مجھے تم ساس نہیں ماں سمجھو' جو بھی بات ہے بے فکری سے مجھے بتا دو' یقین مانو میں اسامہ کی ماں بن کر نہیں تمہاری ماں بن کر ہی فیصلہ کروں گی''۔ انہوں نے بھرپور انداز میں تسلی دی۔

اس نے تو کسی کی ڈانٹ تک نہ سنی تھی کجا کہ اسامہ کا کل کا رویہ' وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی اور انہیں سب بتا دیا ممی کا ایکسیڈنٹ اپنی باتیں کل کا اسامہ کا رویہ...... وہ ششدر سی سر پکڑ کر بیٹھ گئیں۔

''میرے خدا...... چندا! یہ مرد بڑے انا پسند ہوتے ہیں کوئی بات ان کی مردانگی کو ٹھیس لگائے تو یہ ایسا ہی کرتے ہیں''۔ وہ پیار سے اس کے آنسو پونچھنے لگیں۔

''میں جو اب کہوں گی اس پر یقین کرو گی......؟''

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

''تم ایک دن ہمارے گھر کے سامنے سے گزری تھیں کالج سے واپسی پر تمہارا کارڈ یہاں گر گیا تھا جو اسامہ نے تمہیں اٹھا کر دیا تھا...... یاد آیا......؟'' وہ دن پوری جزئیات سے اس کی نگاہوں میں گھوم گیا۔

''بس...... تم پہلی نظر میں اسامہ کو دیوانہ کر گئیں میرا وہ بیٹا تو دو سالوں سے شادی کے لئے ہاں نہیں کر رہا تھا' تمہیں دیکھتے ہی ہاں کر بیٹھا' وہ تمہاری محبت میں پاگل ہو رہا تھا دن رات صرف تمہیں سوچتا تھا اس پر تم نے اسے ایسی باتیں سنائیں' غصہ تو ہر مرد کا بہت برا ہوتا ہے میں نے اس دن اسامہ کی حالت دیکھی تھی اس کی وجہ مجھے اب سمجھ آئی' تو بیٹا! عورت کو بہت محتاط ہو کر بولنا چاہئے' یہ اس کا صرف ردعمل تھا ورنہ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے یقین کرو میرا''۔ اس کی آنکھیں پھر جل تھل تھیں۔

''یہ میں نے کیا کر دیا''۔

''اب جبکہ اس کا غصہ نکل چکا ہے تو یقیناً اس کے رویئے میں بدلاؤ آئے گا اور ایک بات یاد رکھو مرد سے کبھی زبان نہیں چلاتے ورنہ خسارہ عورت ہی کے حصہ میں آتا ہے' تم اسے منا لینا چاند! وہ تم سے محبت کرتا ہے سب کچھ بھول جائے گا''۔ اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆

آج ان کا ولیمہ تھا وہ بہت تھک گئی تھی کمرے میں آتے ہی سارے زیورات اتار کر کاٹن کا سادہ سا سوٹ پہن کر شاور لے کر آ گئی۔ آنٹی کے سمجھانے سے اس نے صبح بیڈ ٹی لا کر دے دی تھی' اس کے کسی طنز پر کوئی جواب نہیں دیا تھا' مگر منائے کیسے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا' وہ بالوں میں برش کر رہی تھی کہ وہ کمرے میں آ گیا' نظریں سیدھی اس پر پڑیں' ریڈ کاٹن کا سادہ نائٹ سوٹ اس کی گوری رنگت پر دمک رہا تھا' صاف چہرے پر شبنم کے قطرے چمک رہے تھے وہ میک اپ کے بغیر بھی حسین تر لگ رہی تھی وہ دھیرے سے اس کے ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا۔

''میرے آنے سے پہلے سنگھار کیوں ختم کیا......؟'' اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر رخ اپنی جانب موڑا وہ نیچے دیکھنے لگی۔

''میں کچھ پوچھ رہا ہوں''۔ درشتگی سے اس کی ٹھوڑی سے پکڑ کر چہرہ اوپر کیا۔ اس کی ڈبڈباتی آنکھوں سے آنکھیں ملیں تو دل ڈول کر رہ گیا' وہ بے اختیار اس کے چہرے پر جھک گیا۔

''او کے! اس میں میرا ہی فائدہ ہے ورنہ کل تمہیں ان بکھیڑوں سے خود نجات دلانی پڑی تھی''۔ وہ ذو معنی لہجے میں بول کر اسے چھوڑ کر چینج کرنے چلا گیا وہ کانپ کر رہ گئی' وہ اپنی ہمت مجتمع کرنے لگی' وہ چینج کر کے آیا تو اسے ادھر سے ادھر ٹہلتا دیکھ کر ٹھٹک گیا۔

''واٹس ہیپننگ......؟'' وہ بستر پر نیم دراز ہو کر استفہامیہ انداز میں اسے دیکھنے لگا۔

''کک...... کچھ نہیں''۔ وہ جھٹ سر نفی میں ہلا گئی۔

''تو بستر پر آنے کے لئے کیا انوائٹ کرنا پڑے گا......؟ کم ہیئر......'' اس کا لہجہ گمبھیر ہو گیا اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا' ہاتھ پاؤں کانپنے لگے' مگر ہلی نہیں اپنی جگہ سے۔

''واٹ از دس......؟ تم مجھے پھر کیوں غصہ دلا رہی ہو......؟'' وہ جھنجھلا گیا اسے بت بنا دیکھ کر وہ دھیرے سے چل کر بیڈ کے دوسری طرف آ بیٹھی' اسامہ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا مگر وہ پیچھے ہو گئی۔

''پپ...... پلیز پہلے میری بات سن لیں......''

ساری اکڑ تو جیسے کہیں جا سوئی تھی اس کے گھورنے پر وہ گڑبڑا کر بولی۔

''او کے! سناؤ مگر جلدی''۔ وہ بھی اٹھ کر اس کے مقابل بیٹھ گیا۔

''وہ میں آپ سے معافی مانگنا چاہتی ہوں مجھے معاف کر دیں پلیز وہ اس دن ممی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا تو میرا ٹیمپر لوز ہو گیا تھا ورنہ میں ایسی بدتمیز نہیں' میں نہیں جانتی تھی کہ آپ کون ہیں''۔ وہ بیڈ شیٹ کی طرف دیکھتی من من کر کے بول رہی تھی' اپنی بات ختم کر کے ڈرتے ڈرتے کن انکھیوں سے دیکھا۔

''تو اگر تمہیں تمہاری غلطی کا ادراک ہو گیا ہے تو اب میں کیا کروں......؟'' وہ بغور اسے دیکھ کر بولا۔

''آپ مجھے معاف کر دیں پلیز...... میں جانتی ہوں آپ مجھ سے......'' وہ بولتے بولتے ایکدم چپ ہو گئی۔

''اوہ...... تو یہ بدلاؤ اس لئے آیا ہے کہ تم جان گئی ہو کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں' ورنہ تو تم نے مجھے آوارہ لوفر سمجھا تھا' رائٹ......؟'' وہ معاملے کی تہہ تک پہنچ گیا۔

''دیکھیں جو ہوا اسے بھول جائیں اور جو نہیں ہوا اسے سوچیں مت' آپ نے میرے ساتھ جو کیا اگرچہ وہ زخم ابھی تک نہیں بھرے مگر یہ جان کر کہ وہ میرے عمل کا ردعمل ہے میں نے آپ کی طرف سے دل صاف کر لیا ہے' پلیز آپ بھی سب بھلا دیں''۔ اس کی مسلسل بے رخی پر اس کی آنکھیں بھر آئیں۔

''تم شاید ایک ہی رات میں ہار گئیں مگر میں اتنی جلدی نہیں بھول سکتا' محبت انسان کو ذلیل ہونا نہیں سکھاتی''۔ وہ سرد لہجے میں بولتا اسے گرفت میں لے چکا تھا وہ مچل کر رہ گئی۔

''اسامہ پلیز......'' وہ چیخ پڑی کہ اس کے سوا کیا بھی کیا جا سکتا تھا۔

☆

''ٹرن...... ٹرن......'' فون کی مسلسل بجتی بیل پر وہ اپنا بکھرا روم چھوڑ کر تیزی سے فون کی طرف لپکی۔

''ہیلو......'' وہ آہستہ سے بولی۔

''میں شام سات بجے آؤں گا ریڈی رہنا ایک پارٹی میں جانا ہے''۔ مختصر سی بات بول کر وہ فون کاٹ گیا۔ ان کی شادی کو تقریباً ڈیڑھ ماہ ہو گئے تھے مگر اسامہ نے ابھی تک اسے معاف نہیں کیا تھا۔ سب کے سامنے تو بہت اچھا پیار کرنے والا شوہر تھا مگر کمرے میں آتے ہی وہی سخت گیر انا کا مارا مرد...... اس کے رویوں پر چڑنے لگا تھا اب کیونکہ اس کے گھر والوں سے بہت اچھا رویہ تھا نیہا کا' اس کے کپڑے پریس کرنا' جوتے پالش کرنا' کھانے کا خیال رکھنا' وہ پوری طرح اپنی ذمہ داریاں نبھا رہی تھی' وہ اس کے اس انداز سے ہار رہا تھا' مگر اس کے سامنے ویسے ہی انداز رکھتا۔ مگر اسے اب

اپنے رویے پر شرمندگی ہوتی تھی مگر مرد تھا اتنی جلدی ہار کیسے مان لیتا۔ نیہا الجھے الجھے انداز میں فون بند کر کے پلٹی تو ممی سامنے کھڑی تھیں۔

"کیا ہوا بیٹا...... ؟ کس کا فون تھا...... ؟" وہ دو قدم چل کر اس کے پاس آ گئیں۔

"وہ اسامہ کا تھا کہہ رہے تھے کہ شام کو تیار رہنا کسی پارٹی میں جانا ہے"۔ وہ خود کو ہشاش بشاش ظاہر کر کے مسکرا کر بولی کیونکہ ممی کھوجتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔

"نیہا بیٹا! اب اسامہ ٹھیک ہے ناں تمہارے ساتھ...... ؟" انہیں ابھی اطمینان نہیں آیا تھا۔

"جی ممی! بالکل...... میں نے ان سے معافی مانگ لی تھی اب وہ بالکل ٹھیک ہیں"۔

"خوش رہو"۔ وہ پیار سے اس کا گال تھپتھپا کر چلی گئیں وہ اشک پیتی کمرے میں آ گئی۔

"میں کیا کروں کہ آپ مان جائیں اسامہ......"

وہ بے دلی سے کپڑے نکالنے لگی۔ نیوی بلیو شیفون کی ساڑھی بلیک براؤزر پر دیدہ زیب کام ہوا تھا وہی اس نے نکال لیا اور پھر کپڑے چینج کیے اور لائٹ سا میک اپ کر لیا بس میرون لپ اسٹک لگائی، خوبصورت وائٹ گولڈ کا سیٹ اس کی تیاری کو چار چاند لگا گیا، پرفیوم اسپرے کر کے وہ صوفے پر بیٹھ گئی ذرا ہی دیر میں اسامہ آ گیا، دروازہ کھولتے ہی ٹھٹک کر رکنا پڑا، وہ ماورائی روپ سجا کر صوفے پر آنکھیں بند کیے ٹیک لگا کر بیٹھی تھی اس کے زور سے دروازہ بند کرنے پر سیدھی ہو گئی۔

وہ بریف کیس پھینک کر سیدھا چینج کرنے چلا گیا، نیہا میگزین کی ورق گردانی کرنے لگی، وہ اس پر سے نظر بچا کر شرٹ کے بٹن لگاتا ہوا باہر آ گیا مگر نظریں چرانا دل پر بہت بھاری پڑ رہا تھا وہ سخت جھنجلاہٹ کا شکار ہو رہا تھا، آخری کالر کا بٹن لگ نہیں رہا تھا نتیجہ سامنے تھا بٹن ہاتھ میں آ گیا، نیہا بے خبر بننے کی کوشش کر رہی تھی مگر تھی نہیں، تیزی سے اٹھ کر اس کے پاس آئی۔

"آپ کی دوسری شرٹ پریس کر دوں...... ؟" وہ نرمی سے بولی۔

"اتنا ٹائم نہیں اگر یہ لگ جائے تو مہربانی ہو گی"۔

وہ بے دلی سے بٹن کو آگے کر کے بولا۔

وہ جلدی سے سوئی دھاگا لے کر آئی مگر اس چھ فٹ کے آگے وہ گڑیا سی لگ رہی تھی مجبوراً اسے بیٹھنے کا کہنا پڑا، وہ اس پر جھکی تیزی سے بٹن لگانے کی تگ و دو میں مصروف تھی ہاتھ کانپ رہے تھے اے سی میں بھی پیشانی پر پسینہ کے قطرے تھے، ادھر اسامہ خود کو امتحان میں ڈال بیٹھا وہ خوشبوؤں بھرا سراپا اس کی دسترس میں تھا، جھکنے سے اس کے بال اسامہ کے چہرے اور سینے کو چھو رہے تھے دل مچل رہا تھا مگر انا ہاتھ باندھے کھڑی تھی کیسے محبت سرخرو ہوتی...... ؟؟ نیہا بٹن لگا کر دھاگہ کاٹنے کو منہ قریب لائی کہ یکدم اس سے نگاہیں مل گئیں وہ ہڑبڑا کر پیچھے ہوئی، نیہا اسی خوف کے زیر اثر کانپنے لگی۔ اسامہ نے دھیرے سے اس کا جھکا ہوا چہرہ اٹھایا۔ چشم زدن میں اس کی آنکھوں سے جھرنا بہہ پڑا۔

"بس......" وہ محبت سے اس کے اشک اپنے لبوں سے چننے لگا وہ گھبرا گئی۔

"ڈرو مت جاناں! آج کے بعد کبھی تمہیں مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں پیش آئے گی، اتنی محبت کروں گا کہ محبت اپنے ہونے پر فخر کرے گی"۔ وہ اپنے کہنے کو عمل سے یقین بخشنے لگا، اس کی سانسیں رکنے لگیں اس کی محبت کی شوریدہ سری پہ۔

"وہ پارٹی......" اسے راہ فرار کا ایک ہی طریقہ نظر آ گیا۔

"اف...... کیا یاد دلا دیا وہاں بھی جانا ہے، ہم وہاں سے جلدی آ جائیں گے اور فوراً کمرے میں آ جانا...... دل پر صبر کر کے اس لیے تمہیں خود سے دور کر رہا ہوں"۔ وہ شدت سے اسے خود میں بھینچ کر اٹھ گیا وہ شرم سے لڑکھڑاتے قدموں سے اس کے سنگ ہوئی کیونکہ محبت ہی اب ان کی منزل تھی۔

☆